ساغر صدیقی
سے
وصی شاہ تک

ہائے آدابِ محبت کے تقاضے ساغر
لب ہلے اور شکایات نے دم توڑ دیا
ساغر صدیقی

مانا کہ وصی شاہ سے تم کو ہیں بہت شکوے
دیوانہ ہے دیوانہ، دیوانے کو کیا کہیئے
وصی شاہ

انتخاب
سحر بانو
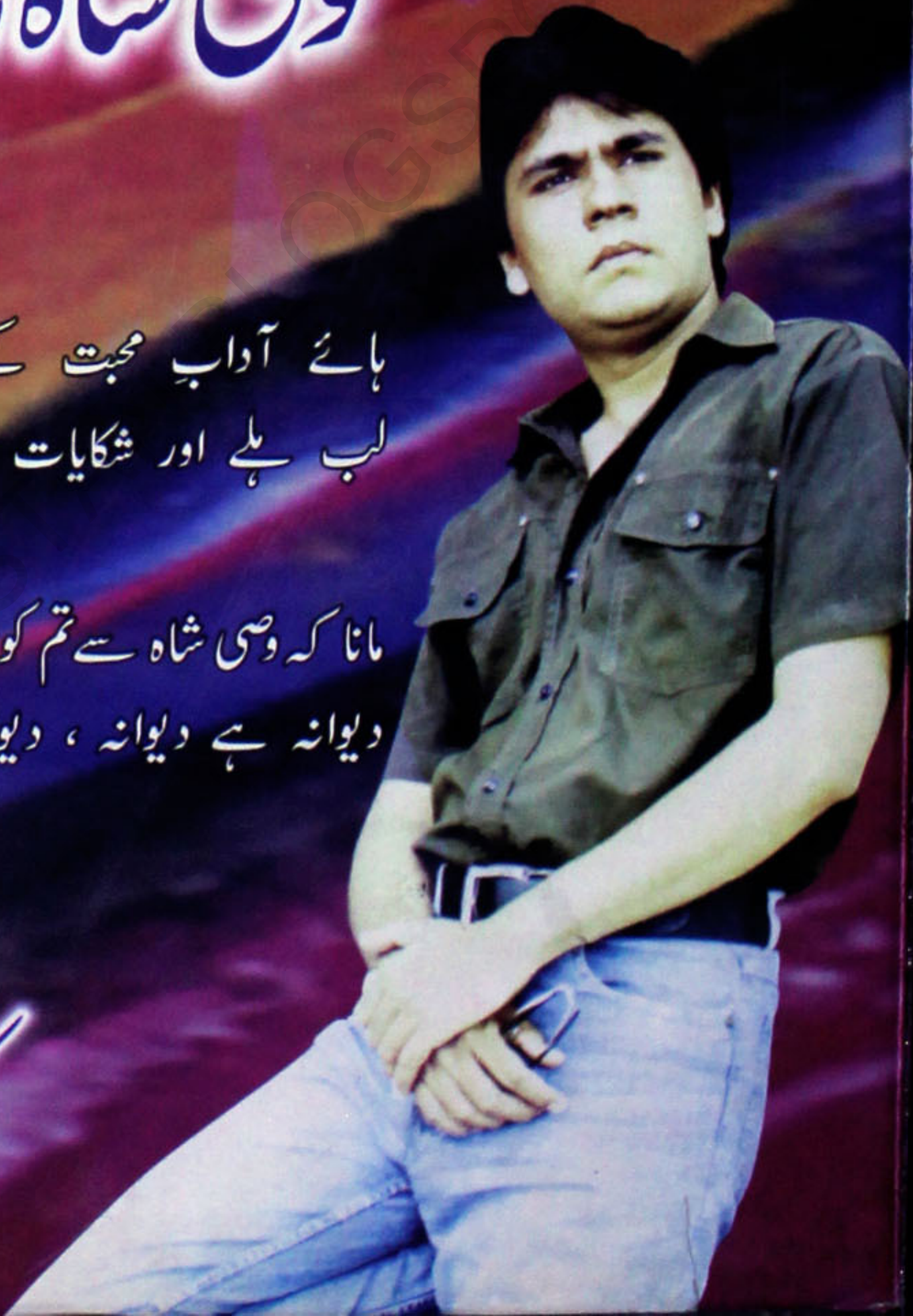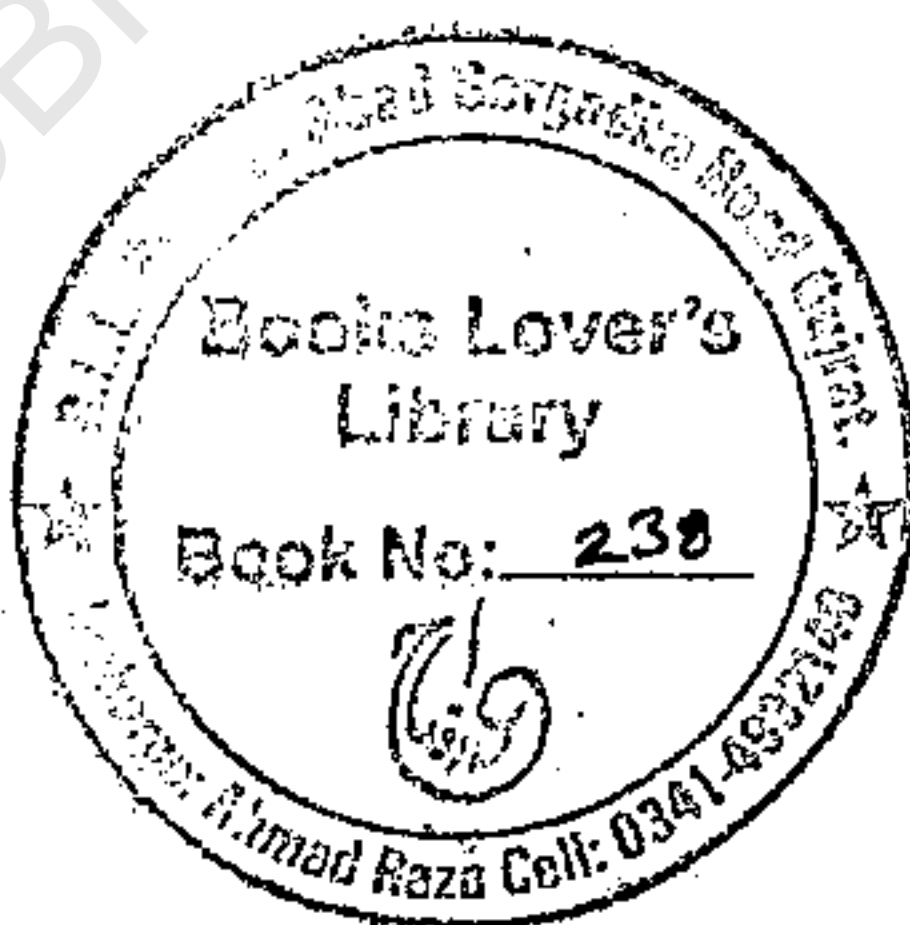
آؤ اِک سجدہ کریں عالمِ مدہوشی میں
لوگ کہتے ہیں کہ ساغرؔ کو خدا یاد نہیں

(ساغر صدیقی)

میں خوش نصیبی ہوں تیری، مجھے بھی راس ہے تُو
تیرا لباس ہوں میں اور میرا لباس ہے تُو

(وصی شاہ)

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

انتخاب

سحر بانو
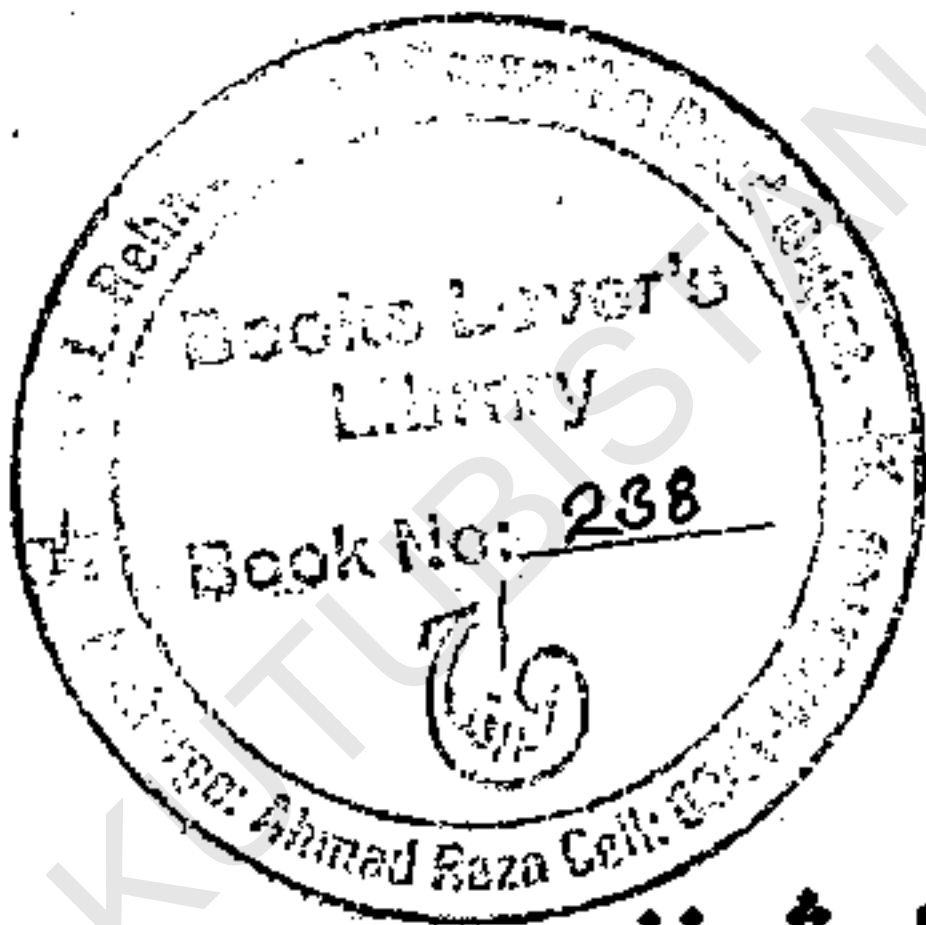
سویرا پبلی کیشنز

الحمد مارکیٹ اُردو بازار لاہور-فون: 042-7233585
0321-4891178

ناشر: نصیر چوہان

اے رب! میرے علم میں اضافہ فرما

ہماری کتابیں، معیاری کتابیں، پیاری کتابیں

انتباہ

تمام پبلشرز/دکاندار حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کتاب ہذا کی جعلی کاپی فروخت کرنے والے کے خلاف سخت سے سخت قانونی کاروائی کی جائے گی۔

حقوقِ اشاعت محفوظ

ساغر صدیقی
سے
نام کتاب — وصی شاہ تک

انتخاب — سمیرا بانو

اشاعت — 2010ء

ڈیزائن — عاطف اقبال

مطبع — اشتیاق مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت — [illegible] روپے

سویرا پبلی کیشنز

الحمد مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔ فون: 042-7233585

خوبصورت اور معیاری کتب چھپوانے کیلئے رابطہ کریں۔ نصیر چوہان : 0321-4891178

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

فہرست

63 شاعر حضرات کی شاعری کا انتخاب

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہمیں جو یاد مدینے کا لالہ زار آیا
تصورات کی دنیا پہ اِک نکھار آیا

کبھی جو گنبدِ خضرا کی یاد آئی ہے
بڑا سکون ملا ہے بڑا قرار آیا

یقین کر کہ محمد ﷺ کے آستانے پر
جو بد نصیب گیا ہے وہ کامگار آیا

ہزار شمس و قمر راہ شوق سے گزرے
خیال حسن محمد ﷺ جو بار بار آیا

عرب کے چاند نے صحرا بسا دیئے ساغرؔ
وہ ساتھ لے کے تجلی کا اک دیار آیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

بزمِ کونین سجانے کے لیے آپ ﷺ آئے
شمعِ توحید جلانے کے لیے آپ ﷺ آئے

ایک پیغام، جو ہر دل میں اجالا کر دے
ساری دنیا کو سنانے کے لیے آپ ﷺ آئے

ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بلانے کے لیے آپ ﷺ آئے

ناخدا بن کے ابلتے ہوئے طوفانوں میں
کشتیاں پار لگانے کے لیے آپ ﷺ آئے

قافلہ والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دور تک راہ دکھانے کے لیے آپ ﷺ آئے

چشمِ بیدار کو اسرارِ خدائی بخشے
سونے والوں کو جگانے کے لیے آپ ﷺ آئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

برگشتۂ یزداں سے کچھ بھول ہوئی ہے
بھٹکے ہوئے انساں سے کچھ بھول ہوئی ہے

تارے سے چمک اٹھے ہیں ساقی کی جبیں پر
شاید مرے ایماں سے کچھ بھول ہوئی ہے

تا حدِ نظر شعلے ہی شعلے ہیں چمن میں
پھولوں کے نگہباں سے کچھ بھول ہوئی ہے

شاخوں پہ چٹکتے ہوئے غنچوں کو مبارک
اس زلف پریشاں سے کچھ بھول ہوئی ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جس عہد میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس عہد کے سلطان سے کچھ بھول ہوئی ہے

ہنستے ہیں مری صورتِ مفتوں پہ شگوفے
میرے دلِ نادان سے کچھ بھول ہوئی ہے

حوروں کی طلب اور مے و ساغر سے ہے نفرت
زاہد ترے عرفان سے کچھ بھول ہوئی ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

آج روٹھے ہوئے ساجن کو بہت یاد کیا
اپنے اُجڑے ہوئے گلشن کو بہت یاد کیا

جب کبھی گردشِ تقدیر نے گھیرا ہے ہمیں
گیسوئے یار کی الجھن کو بہت یاد کیا

شمع کی جوت پہ جلتے ہوئے پروانوں نے
اِک ترے شعلہ دامن کو بہت یاد کیا

جس کے ماتھے پہ نئی صبح کا جھومر ہوگا
ہم نے اس وقت کی دلہن کو بہت یاد کیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

آج ٹوٹے ہوئے سپنوں کی بہت یاد آئی
آج بیتے ہوئے ساون کو بہت یاد کیا

ہم سرِ طور بھی مایوسِ تجلّی ہی رہے
اس درِ یار کی چلمن کو بہت یاد کیا

مطمئن ہو ہی گئے دام و قفس میں ساغرؔ
ہم اسیروں نے نشیمن کو بہت یاد کیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

مَیں تلخیٔ حیات سے گھبرا کے پی گیا
غم کی سیاہ رات سے گھبرا کے پی گیا

اتنی دقیق شے کوئی کیسے سمجھ سکے
یزداں کے واقعات سے گھبرا کے پی گیا

چھلکے ہوئے تھے جام پریشاں تھی زلفِ یار
کچھ ایسے حادثات سے گھبرا کے پی گیا

میں آدمی ہوں، کوئی فرشتہ نہیں حضور
میں آج اپنی ذات سے گھبرا کے پی گیا

دنیائے حادثات ہے اِک دردناک گیت
دنیائے حادثات سے گھبرا کے پی گیا

کانٹے تو خیر کانٹے ہیں ان سے گلہ ہی کیا
پھولوں کی واردات سے گھبرا کے پی گیا

ساغؔر وہ کہہ رہے تھے کہ پی لیجئے حضور
اِن کی گزارشات سے گھبرا کے پی گیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ساغر صدیقی

❀

ہے دُعا یاد مگر حرفِ دعا یاد نہیں
میرے نغمات کو اندازِ نوا یاد نہیں

میں نے پلکوں سے درِ یار پہ دستک دی ہے
میں وہ سائل ہوں جسے کوئی صدا یاد نہیں

ہم نے جن کے لیے راہوں میں بچھایا تھا لہو
ہم سے کہتے ہیں وہی عہدِ وفا یاد نہیں

کیسے بھر آئیں سرِ شام کسی کی آنکھیں
کیسے تھرائی چراغوں کی ضیا یاد نہیں

صرف دھندلائے ستاروں کی چمک دیکھی ہے
کب ہوا، کون ہوا، کس سے خفا یاد نہیں

زندگی جبرِ مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

آؤ اِک سجدہ کریں عالمِ مدہوشی میں
لوگ کہتے ہیں کہ ساغر کو خدا یاد نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

منزلِ غم کی فضاؤں سے لپٹ کر رو لوں
ترے دامن کی ہواؤں سے لپٹ کر رو لوں

جامِ مے پینے سے پہلے مرا جی چاہتا ہے
بکھری زلفوں کی گھٹاؤں سے لپٹ کر رو لوں

زرد غنچوں کی نگاہوں میں نگاہیں ڈالوں
سرخ پھولوں کی قباؤں سے لپٹ کر رو لوں

آنے والے ترے رستے میں بچھاؤں آنکھیں
جانے والے ترے پاؤں سے لپٹ کر رو لوں

اپنے مجبور تقدس کے سہارے ساغرؔ
دیر و کعبہ کے خداؤں سے لپٹ کر رو لوں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

کچھ لوگ بچھا کر کانٹوں کو گلشن کی توقع رکھتے ہیں
شعلوں کو ہوائیں دے دے کر ساون کی توقع رکھتے ہیں

ماحول کے تپتے صحرا سے، حالات کی اُجڑی شاخوں سے
ہم اہلِ جنوں پھولوں سے بھرے دامن کی توقع رکھتے ہیں

جب سارا اثاثہ لٹ جائے تسکینِ سفر ہو جاتی ہے
ہم راہنماؤں کے بدلے رہزن کی توقع رکھتے ہیں

سنگین چٹانوں سے دل کے دکھنے کی شکایت کرتے ہیں
ظلمت کے نگر میں نورانی آنگن کی توقع رکھتے ہیں

وہ گیسوئے جاناں ہوں ساغرؔ یا گردشِ دوراں کے سائے
اے وائے مقدر! دونوں سے الجھن کی توقع رکھتے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

ایک وعدہ ہے کسی کا جو وفا ہوتا نہیں
ورنہ اِن تاروں بھری راتوں میں کیا ہوتا نہیں

جی میں آتا ہے اُلٹ دیں اُن کے چہرے سے نقاب
حوصلہ کرتے ہیں لیکن حوصلہ ہوتا نہیں

شمع، جس کی آبرو پر جان دے دے جھوم کر
وہ پتنگا جل تو جاتا ہے فنا ہوتا نہیں

اب تو مدت سے رہ و رسمِ نظارہ بند ہے
اب تو اُن کا طور پر بھی سامنا ہوتا نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہر شناور کو نہیں ملتا تلاطم سے خراج
ہر سفینے کا محافظ ناخدا ہوتا نہیں

ہر بھکاری پا نہیں سکتا مقامِ خواجگی
ہر کس و ناکس کو تیرا غم عطا ہوتا نہیں

ہائے یہ بیگانگی اپنی نہیں مجھ کو خبر
ہائے یہ عالم کہ تو دل سے جدا ہوتا نہیں

بارہا دیکھا ہے ساغرؔ رہگذارِ عشق میں
کارواں کے ساتھ اکثر رہنما ہوتا نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

محبت کے مزاروں تک چلیں گے
ذرا پی لیں! ستاروں تک چلیں گے

سنا ہے یہ بھی رسمِ عاشقی ہے
ہم اپنے غم گساروں تک چلیں گے

چلو تم بھی! سفر اچھا رہے گا
ذرا اُجڑے دیاروں تک چلیں گے

جنوں کی وادیوں سے پھول چن لو
وفا کی یادگاروں تک چلیں گے

حسیں زلفوں کے پرچم کھول دیجئے
مہکتے لالہ زاروں تک چلیں گے

چلو ساغؔر کے نغمے ساتھ لے کر
چھلکتی ہوئی باروں تک چلیں گے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ساغر صدیقی

❀

روودادِ محبت کیا کہئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
دو دن کی مسرت کیا کہئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

جب جام دیا تھا ساقی نے جب دور چلا تھا محفل میں
اِک ہوش کی ساعت کیا کہئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

اب وقت کے نازک ہونٹوں پر مجروح ترنم رقصاں ہے
بیدادِ مشیت کیا کہئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

احساس کے میخانے میں کہاں اب فکر ونظر کی قندیلیں
آلام کی شدت کیا کہئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

کچھ حال کے اندھے ساتھی تھے کچھ ماضی کے عیار سجن
احباب کی چاہت کیا کہئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

کانٹوں سے بھرا ہے دامنِ دل شبنم سے سلگتی ہیں پلکیں
پھولوں کی سخاوت کیا کہئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

اب اپنی حقیقت بھی ساغر بے ربط کہانی لگتی ہے
دنیا کی حقیقت کیا کہئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

پوچھا کسی نے حال کسی کا تو رو دیئے
پانی میں عکس چاند کا دیکھا تو رو دیئے

نغمہ کسی نے ساز پہ چھیڑا تو رو دیئے
غنچہ کسی نے شاخ سے توڑا تو رو دیئے

اڑتا ہوا غبار سرِ راہ دیکھ کر
انجام ہم نے عشق کا سوچا تو رو دیئے

بادل فضا میں آپ کی تصویر بن گئے
سایہ کوئی خیال سے گزرا تو رو دیئے

رنگِ شفق سے آگ شگوفوں میں لگ گئی
ساغؔر ہمارے ہاتھ سے چھلکا تو رو دیئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

زلف نے بل کوئی کھایا تو برا مان گئے
چاند بدلی میں جو آیا تو برا مان گئے

اور تو سب کو پلاتے رہے مست آنکھوں سے
ہاتھ ساغرؔ نے بڑھایا تو برا مان گئے

جب گلستاں میں بہاروں کے قدم آتے ہیں
یاد بھولے ہوئے یاروں کے کرم آتے ہیں

لوگ جس بزم میں آتے ہیں ستارے لے کر
ہم اسی بزم میں بادیدۂ نم آتے ہیں

میں وہ اک رندِ خرابات ہوں میخانے میں
میرے سجدے کے لیے ساغرِ جم آتے ہیں

اب ملاقات میں وہ گرمیٔ جذبات کہاں
اب تو رکھنے وہ محبت کا بھرم آتے ہیں

قُربِ ساقی کی وضاحت تو بڑی مشکل ہے
ایسے لمحے تھے جو تقدیر سے کم آتے ہیں

میں بھی جنت سے نکالا ہوا اک بت ہی تو ہوں
ذوقِ تخلیق تجھے کیسے ستم آتے ہیں

چشمِ ساغر ہے عبادت کے تصور میں سدا
دل کے کعبے میں خیالوں کے صنم آتے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

آتش لکھنوی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

اے صنم! جس نے تجھے چاند سی صورت دی ہے
اسی اللہ نے مجھ کو بھی محبت دی ہے

تیغ بے آب ہے، نَے بازوئے قاتل کمزور
کچھ گراں جانی ہے، کچھ موت نے فرصت دی ہے

کوئی اکسیر، غنی دل نہیں رکھتی، ایسا
خاکساری نہیں دی ہے، مجھے دولت دی ہے

فرقتِ یار میں رو رو کے بسر کرتا ہوں
زندگانی مجھے کیا دی ہے، مصیبت دی ہے

یادِ محبوب فراموش نہ ہووے، اے دل!
حسنِ نیت نے مجھے، عشق سی نعمت دی ہے

گوش پیدا کیے سننے کو ترا ذکرِ جمال
دیکھنے کو ترے، آنکھوں میں بصارت دی ہے

لطفِ دل بستگیِ عاشقِ شیدا کو نہ پوچھ!
دو جہاں سے اِس اسیری نے فراغت دی ہے

کمرِ یار کے مضموں کو باندھ اے آتش!
زُلف خوباں سی بَرے، غم کی طبیعت دی ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

آغا حشر کاشمیری

❀

یاد میں تیری جہاں کو بھولتا جاتا ہوں میں
بھولنے والے، کبھی تجھ کو بھی یاد آتا ہوں میں!

اِک دُھندلا سا تصوّر ہے کہ دل بھی تھا یہاں
اب تو سینے میں فقط اِک ٹیس سی پاتا ہوں میں

او وفا نا آشنا کب تک سُنوں تیرا گِلہ
بے وفا کہتے ہوئے تجھ کو تو شرماتا ہوں میں

آرزوؤں کا شباب اور مرگِ حسرت ہائے ہائے
جب بہار آئی گلستاں میں تو مرجھاتا ہوں میں

حشؔر میری شعر گوئی ہے فقط فریادِ شوق
اپنا غم دِل کی زباں میں، دِل کو سمجھاتا ہوں میں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے، یہی انتظار ہوتا

ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

کوئی میرے دل سے پوچھے، ترے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غم گسار ہوتا

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو، یہ اگر شرار ہوتا

غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غمِ عشق گر نہ ہوتا، غمِ روزگار ہوتا

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شبِ غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا، اگر ایک بار ہوتا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اسلم انصاری

❀

میں نے روکا بھی نہیں اور وہ ٹھہرا بھی نہیں
حادثہ کیا تھا، جسے دل نے بھلایا بھی نہیں

جانے والوں کو کہاں روک سکا ہے کوئی
تم چلے ہو تو کوئی روکنے والا بھی نہیں

دور و نزدیک سے اٹھتا نہیں شورِ زنجیر
اور صحرا میں کوئی نقشِ کفِ پا بھی نہیں

بے نیازی سے سبھی قریۂ جاں سے گزرے
دیکھتا کوئی نہیں ہے کہ تماشا بھی نہیں

وہ تو صدیوں کا سفر کر کے یہاں پہنچا تھا
تو نے منہ پھیر کے جس شخص کو دیکھا بھی نہیں

کس کو نیرنگیٔ ایام کی صورت دکھلائیں
رنگ اڑتا بھی نہیں، نقش ٹھہرتا بھی نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اکبر الہ آبادی

❀

ہنگامہ ہے کیوں بَرپا تھوڑی سی جو پی لی ہے
ڈاکہ تو نہیں ڈالا چوری تو نہیں کی ہے

ناتجربہ کاری سے واعِظ کی یہ باتیں ہیں
اس رنگ کو کیا جانے، پوچھو تو کبھی پی ہے

اس مے سے نہیں مطلب دِل جس سے ہے بیگانہ
مقصود ہے اس مے سے دِل ہی میں جو کھنچتی ہے

ہر ذرّہ چمکتا ہے انوارِ الٰہی سے
ہر سانس یہ کہتی ہے ہم ہیں تو خدا بھی ہے

سُورج میں لگے دھبہ فطرت کے کرشمے ہیں
بُت ہم کو کہیں کافر اللہ کی مرضی ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

احمد فراز

❀

ہوئی ہے شام تو آنکھوں میں بس گیا پھر تو
کہاں گیا ہے مرے شہر کے مسافر! تو

بہت اداس ہے اِک شخص تیرے جانے سے
جو ہو سکے تو چلا آ اُسی کی خاطر تو

مری مثال کہ اِک نخل خشک صحرا ہوں
تیرا خیال کہ شاخِ چمن کا طائر تو

میں جانتا ہوں کہ دنیا تجھے بدل دے گی
میں مانتا ہوں کہ ایسا نہیں بظاہر تو

ہنسی خوشی سے بچھڑ جا اگر بچھڑنا ہے
یہ ہر مقام پہ کیا سوچتا ہے آخر تو

فرازؔ تونے اسے مشکلوں میں ڈال دیا
زمانہ صاحبِ زر اور صرف شاعر تو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

شعلہ تھا جل بجھا ہوں ہوائیں مجھے نہ دو
میں کب کا جا چکا ہوں صدائیں مجھے نہ دو

جو زہر پی چکا ہوں تمہی نے مجھے دیا
اب تم تو زندگی کی دعائیں مجھے نہ دو

یہ بھی بڑا کرم ہے سلامت ہے جسم ابھی
اے خسروانِ شہر قبائیں مجھے نہ دو

ایسا نہ ہو کبھی کہ پلٹ کر نہ آ سکوں
ہر بار دور جا کے صدائیں مجھے نہ دو

کب مجھ کو اعتراف محبت نہ تھا فرازؔ
کب میں نے یہ کہا تھا سزائیں مجھے نہ دو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سنا ہے لوگ اسے آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں
سو اس کے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے ربط ہے اس کو خراب حالوں سے
سو اپنے آپ کو برباد کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے درد کی گاہک ہے چشمِ ناز اُس کی
سو ہم بھی اُس کی گلی سے گزر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اُس کو بھی ہے شعر و شاعری سے شغف
سو ہم بھی معجزے اپنے ہنر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے رات کو اُسے چاند تکتا رہتا ہے
ستارے بامِ فلک سے اُتر کے دیکھتے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سنا ہے دن کو اُسے تتلیاں ستاتی ہیں
سنا ہے رات کو جگنو ٹھہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے حشر ہیں اُس کی غزال سی آنکھیں
سنا ہے اس کو ہرن دشت بھر کے دیکھتے ہیں

سیاہ چشم تو دیکھے ہیں پر نہ ایسے بھی
کہ اس کو سرمہ فروش آہ بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے لبوں سے گلاب جلتے ہیں
سو ہم بہار پہ الزام دھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے آئینہ تمثال ہے جبیں اُس کی
جو سادہ دل ہیں اُسے بن سنور کے دیکھتے ہیں

سنا ہے جب سے حمائل ہیں اُس کی گردن میں
مزاج اور ہی لعل و گوہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے چشمِ تصور سے دشتِ امکاں میں
پلنگ زاویے اُس کی کمر کے دیکھتے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سنا ہے اُس کے بدن کی تراش ایسی ہے
کہ پھول اپنی قبائیں کتر کے دیکھتے ہیں

وہ سرو قد ہے مگر بے گلِ مراد نہیں
کہ اُس شجر پہ شگوفے ثمر کے دیکھتے ہیں

نظر اُٹھے تو یہ سمجھو کہ دین و دل تو گئے
سو رہروانِ تمنا بھی ڈر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اُس کے شبستاں سے متصّل ہے بہشت
مکیں اُدھر کے بھی جلوے اِدھر کے دیکھتے ہیں

رُکے تو گردشیں اُس کا طواف کرتی ہیں
چلے تو اُس کو زمانے ٹھہر کے دیکھتے ہیں

کہانیاں ہی سہی، سب مبالغے ہی سہی
اگر وہ خواب ہے تعبیر کر کے دیکھتے ہیں

اب اُس کے شہر میں ٹھہریں کہ کوچ کر جائیں
فرازؔ آؤ ستارے سفر کے دیکھتے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

امجد اسلام امجد

❀

دل کے دریا کو کسی روز اتر جانا ہے
اتنا بے سمت نہ چل لوٹ کے گھر جانا ہے

اس تک آتی ہے تو ہر چیز ٹھہر جاتی ہے
جیسے پانا ہی اسے اصل میں مر جانا ہے

بول اے شامِ سفر رنگ رہائی کیا ہے
دل کو رکنا ہے کہ تاروں کو ٹھہر جانا ہے

کون ابھرتے ہوئے مہتاب کا رستہ روکے
اس کو ہر طور سوئے دشتِ سحر جانا ہے

میں کھلا ہوں تو اسی خاک میں ملنا ہے مجھے
وہ تو خوشبو ہے اسے اگلے نگر جانا ہے

وہ ترے حسن کا جادو ہو کہ میرا غمِ دل
ہر مسافر کو کسی گھاٹ اتر جانا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

رات مَیں اِس کشمکش میں ایک پل سویا نہیں
کل میں جب جانے لگا تو اس نے کیوں روکا نہیں

یوں اگر سوچوں تو اِک اِک نقش ہے سینے پہ نقش
ہائے وہ چہرہ کہ پھر بھی آنکھ میں بنتا نہیں

کیوں اُڑاتی پھر رہی ہے دربدر مجھ کو ہوا
میں اگر اِک شاخ سے ٹوٹا ہوا پتا نہیں

آج تنہا ہوں تو کتنا اجنبی ماحول ہے
ایک بھی رستے نے تیرے شہر میں روکا نہیں

درد کا رستہ ہے یا ہے ساعتِ روزِ حساب
سینکڑوں لوگوں کو روکا، ایک بھی ٹھہرا نہیں

شبنمی آنکھوں کے جگنو، کانپتے ہونٹوں کے پھول!
ایک لمحہ تھا جو امجدؔ آج تک گزرا نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ابنِ انشاء

❀

کل چودھویں کی رات تھی، شب بھر رہا چرچا ترا
کچھ نے کہا یہ چاند ہے، کچھ نے کہا چہرا ترا

ہم بھی وہیں موجود تھے، ہم سے بھی سب پوچھا کیے
ہم ہنس دیے، ہم چپ رہے، منظور تھا پردا ترا

اس شہر میں کس سے ملیں، ہم سے تو چھوٹیں محفلیں
ہر شخص تیرا نام لے، ہر شخص دیوانا ترا

کوچے کو تیرے چھوڑ کر، جوگی ہی بن جائیں مگر
جنگل ترے، پربت ترے، بستی تری، صحرا ترا

تو باوفا، تو مہرباں، ہم اور تجھ سے بدگماں؟
ہم نے تو پوچھا تھا ذرا، یہ وصف کیوں ٹھہرا ترا

بے شک اس کا دوش ہے، کہتا نہیں خاموش ہے
تو آپ کر ایسی دوا، بیمار ہو اچھا ترا

ہم اور رسمِ بندگی؟ آشفتگی، افتادگی؟
احسان ہے کیا کیا ترا، اے حسن بے پروا ترا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ابنِ انشاء

❀

دل نے ہمارے بیٹھے بیٹھے کیسے کیسے روگ لگائے
تُم نے کسی کا نام لیا اور آنکھوں میں اپنی آنسو آئے

جتنی زبانیں اتنے قصے اپنی اداسی کے کارن کے
لیکن لوگ ابھی تک یہ سادہ سی پہیلی بوجھ نہ پائے

عشق کیا ہے؟ کس سے کیا ہے؟ کب سے کیا ہے؟ کیسے کیا ہے
لوگوں کو اِک بات ملی اپنے کو تو لیکن رونا آئے

راہ میں یونہی چلتے چلتے ان کا دامن تھام لیا تھا
ہم ان سے کچھ مانگیں چاہیں ہم سے تو یہ سوچا بھی نہ جائے

غم سحر کے چہرے سے انشا اتنی بھی امید نہ لگاؤ
ایسا بھی ہم نے دیکھا ہے اکثر رات کٹے پر صبح نہ آئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

احمد ندیم قاسمی

❀

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

تیرا در چھوڑ کے میں اور کدھر جاؤں گا
گھر میں گھر جاؤں گا صحرا میں بکھر جاؤں گا

تیرے پہلو سے جو اُٹھوں گا تو مشکل یہ ہے
صرف اِک شخص کو پاؤں گا جِدھر جاؤں گا

اب ترے شہر میں آؤں گا مسافر کی طرح
سایۂ ابر کی مانند گزر جاؤں گا

چارہ سازوں سے الگ ہے مِرا معیار کہ میں
زخم کھاؤں گا تو کچھ اور سنور جاؤں گا

زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیمؔ
بجھ تو جاؤں گا مگر صبح تو کر جاؤں گا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

استاد قمر جلالوی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

تم نے جو میری قبر پہ آ کر یوں مسکرا دیا
بجلی تڑپ کے گر پڑی سارا کفن جلا دیا

پھول چڑھا کے قبر پہ احسان کیا کیا
میں نے تمہارے پیار میں مر کر دکھا دیا

جاؤ سدھارو میری جاں تم پہ ہو خدا کی امان
بچھڑے ہوئے ملیں گے اگر قسمت نے ملا دیا

کس نے آ کر پھول چڑھائے کون فاتحہ پڑھ گیا
اُجڑے ہوئے مزار پہ کس نے دیا جلا دیا

چین سے سو رہے تھے اوڑھے کفن مزار میں
یہاں بھی ستانے آ گئے کس نے پتہ بتا دیا

احمد مشتاق

kutubistan.blogspot.com

❀

اک پھول میرے پاس تھا، اک شمع میرے ساتھ تھی
باہر خزاں کا زور تھا، اندر اندھیری رات تھی

ایسے پریشاں تو نہ تھے ٹوٹے ہوئے سناٹے
جب عشق کی، تیرے مرے غم پر، بسر اوقات تھی

کچھ تم کہو، تم نے کہاں، کیسے گزارے روز و شب
اپنے نہ ملنے کا سبب تو گردشِ حالات تھی

اِک خامشی تھی تربتر، دیوارِ مژگاں سے ادھر
پہنچا ہوا پیغام تھا، برسی ہوئی برسات تھی

سب پھول دروازوں میں تھے، سب رنگ آوازوں میں تھے
اِک شہر دیکھا تھا کبھی، اس شہر کی کیا بات تھی

یہ ہیں نئے لوگوں کے گھر، سچ ہے اب ان کو کیا خبر
دل بھی کسی کا نام تھا، غم بھی کسی کی ذات تھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ڈاکٹر اجمل نیازی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

شہرِ بے حس میں کوئی اب تو قیامت ہی سہی
کچھ لہو کے رنگ لانے کی علامت ہی سہی

ہم لہو کی فصل بوئیں گے زمیں کی آنکھ میں
اپنے سر پہ آسماں اب تک سلامت ہی سہی

پانچ دریاؤں کی دھرتی میں اُگے نیلے سراب
گھل کے مر جاؤ پسینے میں ندامت ہی سہی

کچھ نہیں تو عشق میں حد سے گزر جاؤں گا میں
میرے حق میں اے غمِ ہجراں ملامت ہی سہی

سازشوں کی آگ میں پھینکا گیا اجمل مجھے
اے خدا میرے خدا، کوئی کرامت ہی سہی

اشرف جاوید

❀

بچھڑتے موسم، اداس لمحے، گئے دنوں کا ملال رکھنا
ملال والو خزاں رُتوں کی گلاب یادیں سنبھال رکھنا

منافرت کے گلیشیئر کو زباں کے سورج سے چاٹتے ہیں
چمک اٹھیں گی صلیب راتیں لہو کے نیزے سنبھال رکھنا

جب اپنے اندر سے رابطوں کے تمام رستے کٹے ہوئے ہیں
تو بے تعلق رُتوں کے آنگن سے ایک رشتہ بحال رکھنا

فراق راتوں کی چاندنی جب بیاض جسموں کو ڈس رہی ہو
تم اپنے پیکر کی اک غزل بھی نہ بجھنے دینا خیال رکھنا

وہ بوڑھا برگد محبتوں کا گواہ تھا، کٹ چکا ہے، اشرف
اب اس سے وابستہ ہر کہانی کو اپنے جی سے نکال رکھنا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بسمل سعیدی

❀

خدا کرے مجھے دم بھر کو بھی نصیب نہ ہو
وہ زندگی جسے تیری خوشی نصیب نہ ہو

جو سر جھکا ہو کہیں تیرے آستاں کے سوا
مری جبیں کو تری بندگی نصیب نہ ہو

اگر نہ ہو تری خاطر سے پاسِ دشمن بھی
خدا کرے کہ تری دوستی نصیب نہ ہو

جو تیرے غم پہ لٹا دوں نہ زندگی اپنی
خدا کرے مجھے کوئی خوشی نصیب نہ ہو

اگر پیا ہو کسی چشمِ مست سے ساغر
تری نظر سے مجھے مے کشی نصیب نہ ہو

خدا سے تیرے سوا اور کچھ اگر مانگوں
خدا کرے کہ مجھے بھیک بھی نصیب نہ ہو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

نہ جی بھر کے دیکھا، نہ کچھ بات کی
بڑی آرزو تھی ملاقات کی

شبِ ہجر تک کو یہ تشویش ہے
مسافر نے جانے کہاں رات کی

مقدر مری چشم پر آب کا
برستی ہوئی رات برسات کی

اجالوں کی پریاں نہانے لگیں
ندی گنگنائی خیالات کی

میں چپ تھا تو چلتی ہوا رک گئی
زباں سب سمجھتے ہیں جذبات کی

کئی سال سے کچھ خبر ہی نہیں
کہاں دن گزارا کہاں رات کی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بشیر بدر

❀

آنکھوں میں رہا دل میں اتر کر نہیں دیکھا
کشتی کے مسافر نے سمندر نہیں دیکھا

بے وقت اگر جاؤں گا سب چونک پڑیں گے
اک عمر ہوئی دن میں کبھی گھر نہیں دیکھا

جس دن سے چلا ہوں مری منزل پہ نظر ہے
آنکھوں نے کبھی میل کا پتھر نہیں دیکھا

یہ پھول مجھے کوئی وراثت میں ملے ہیں
تم نے مرا کانٹوں بھرا بستر نہیں دیکھا

پتھر مجھے کہتا ہے مرا چاہنے والا
میں موم ہوں اس نے مجھے چھو کر نہیں دیکھا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بشیر بدر

❀

یونہی بے سبب نہ پھرا کرو، کوئی شام گھر بھی رہا کرو
وہ غزل کی سچی کتاب ہے اسے چپکے چپکے پڑھا کرو

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو

ابھی راہ میں کئی موڑ ہیں کوئی آئے گا کوئی جائے گا
تمہیں جس نے دل سے بھلا دیا اسے بھولنے کی دعا کرو

مجھے اشتہار سی لگتی ہیں یہ محبتوں کی کہانیاں
جو کہا نہیں وہ سنا کرو، جو سنا نہیں وہ کہا کرو

کبھی حسن پردہ نشیں بھی ہو ذرا عاشقانہ لباس میں
جو میں بن سنور کے کہیں چلوں مرے ساتھ تم بھی چلا کرو

نہیں بے حجاب وہ چاند سا کہ نظر کا کوئی اثر نہ ہو
اسے اتنی گرمیِ شوق سے بڑی دیر تک نہ تکا کرو

یہ خزاں کی زرد سی شال میں جو اداس پیڑ کے پاس ہے
یہ تمہارے گھر کی بہار ہے اسے آنسوؤں سے ہرا کرو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بشیر بدر

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

سرِ راہ کچھ بھی کہا نہیں کبھی اس کے گھر میں گیا نہیں
میں جنم جنم سے اسی کا ہوں اسے آج تک یہ پتہ نہیں

اسے پاک نظروں سے چومنا بھی عبادتوں میں شمار ہے
کوئی پھول لاکھ قریب ہو کبھی میں نے اس کو چھوا نہیں

یہ خدا کی دین عجیب ہے کہ اسی کا نام نصیب ہے
جسے تو نے چاہا وہ مل گیا جسے میں نے چاہا ملا نہیں

اسی شہر میں کئی سال سے مرے کچھ قریبی عزیز ہیں
انہیں میری کوئی خبر نہیں مجھے ان کا کوئی پتہ نہیں

بہادر شاہ ظفر

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آ سکے، میں وہ ایک مُشتِ غُبار ہوں

مِرا رنگ رُوپ بگڑ گیا، مِرا یار مجھ سے بچھڑ گیا
جو چمن خزاں سے اُجڑ گیا، میں اُسی کی فصلِ بہار ہوں

پئے فاتحہ کوئی آئے کیوں، کوئی چار پھول چڑھائے کیوں
کوئی آ کے شمع جلائے کیوں، میں وہ بے کسی کا مزار ہوں

میں نہیں ہوں نغمۂ جاں فزا، مجھے سن کے کوئی کرے گا کیا
میں بڑے ہی روگ کی ہوں صدا، میں بڑے دُکھوں کی پکار ہوں

❀

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار
بے قراری تجھے اے دل! کبھی ایسی تو نہ تھی

تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو
کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

عکس رخسار نے کس کے ہے تجھے چمکایا
تاب تجھ میں مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی

کیا سبب تو جو بگڑتا ہے ظفر سے ہر بار
خو تری حور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

کو بہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی
اس نے خوشبو کی طرح میری پذیرائی کی

کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا اس نے
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

وہ کہیں بھی گیا، لوٹا تو مرے پاس آیا
بس یہی بات ہے اچھی مرے ہرجائی کی

تیرا پہلو، ترے دل کی طرح آباد رہے
تجھ پہ گزرے نہ قیامت شب تنہائی کی

اس نے جلتی ہوئی پیشانی پر جب ہاتھ رکھا
روح تک آ گئی تاثیر مسیحائی کی

اب بھی برسات کی راتوں میں بدن ٹوٹتا ہے
جاگ اٹھتی ہیں عجب خواہشیں انگڑائی کی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

وہ تو خوشبو ہے، ہواؤں میں بکھر جائے گا
مسئلہ پھول کا ہے، پھول کدھر جائے گا

ہم تو سمجھے تھے کہ اک زخم ہے بھر جائے گا
کیا خبر تھی کہ رگِ جاں میں اتر جائے گا

وہ ہواؤں کی طرح خانہ بجاں پھرتا ہے
ایک جھونکا ہے جو آئے گا، گزر جائے گا

وہ جب آئے گا تو پھر اس کی رفاقت کے لیے
موسمِ گل مرے آنگن میں ٹھہر جائے گا

آخرش وہ بھی کہیں ریت پہ بیٹھی ہوگی
تیرا یہ پیار بھی دریا ہے، اتر جائے گا

مجھ کو تہذیب کے برزخ کا بنایا وارث
جرم یہ بھی مرے اجداد کے سر جائے گا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ثاقب لکھنوی

۱

kutubistan.blogspot.com

❀

ایک ایک گھڑی اس کی قیامت کی گھڑی ہے
جو ہجر میں تڑپائے، وہی رات بڑی ہے

اب تک مجھے کچھ اور دکھائی نہیں دیتا
کیا جانئے کس آنکھ سے یہ آنکھ لڑی ہے

اے حشر نمائندہ رفتار ٹھہر جا
اس زلف کے صدقے جو ترے پاؤں پڑی ہے

بالائے جبیں خون جب آیا تو غرق کیا
اے جلوہ کہ حسن تری دھوپ کڑی ہے

آدھی سے زیادہ شب غم کاٹ چکا ہوں
اب بھی اگر آ جاؤ تو یہ رات بڑی ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جگر مرادآبادی

❀

دِل میں کسی کے راہ کیے جا رہا ہوں میں
کِتنا حسیں گناہ کیے جا رہا ہوں میں

مجھ سے لگے ہیں عشق کی عظمت کو چار چاند
خود حُسن کو گواہ کیے جا رہا ہوں میں

گلشن پرست ہوں مجھے گُل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کیے جا رہا ہوں میں

یُوں زندگی گزار رہا ہوں ترے بغیر
جیسے کوئی گناہ کیے جا رہا ہوں میں

مجھ سے اَدا ہوا ہے جگر جستجو کا حق
ہر ذرّے کو گواہ کیے جا رہا ہوں میں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

نیا اِک رشتہ پیدا کیوں کریں ہم
بچھڑنا ہے تو جھگڑا کیوں کریں ہم

خموشی سے ادا ہو رسمِ دوری
کوئی ہنگامہ برپا کیوں کریں ہم

یہ کافی ہے کہ ہم دشمن نہیں ہیں
وفا داری کا دعویٰ کیوں کریں ہم

وفا، اخلاص، قربانی، مروّت
اب ان لفظوں کا پیچھا کیوں کریں ہم

سنا دیں عصمتِ مریم کا قصہ؟
پر اب اس باب کو وا کیوں کریں ہم

زلیخائے عزیزاں بات یہ ہے
بھلا گھاٹے کا سودا کیوں کریں ہم

ہماری ہی تمنا کیوں کرو تم
تمہاری ہی تمنا کیوں کریں ہم

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کیا تھا عہد جب لمحوں میں ہم نے
تو ساری عمر ایفا کیوں کریں ہم

اُٹھا کر کیوں نہ پھینکیں ساری چیزیں
فقط کمروں میں ٹہلا کیوں کریں ہم

جو اِک نسل فرومایہ کو پہنچے
وہ سرمایہ اکٹھا کیوں کریں ہم

نہیں دنیا کو جب پروا ہماری
تو پھر دُنیا کی پروا کیوں کریں ہم

برہنہ ہیں سرِ بازار تو کیا
بھلا اندھوں سے پردہ کیوں کریں ہم

ہیں باشندے اسی بستی کے ہم بھی
سو خود پر بھی بھروسہ کیوں کریں ہم

پڑی رہنے دو انسانوں کی لاشیں
زمیں کا بوجھ ہلکا کیوں کریں ہم

یہ بستی ہے مسلمانوں کی بستی
یہاں کارِ مسیحا کیوں کریں ہم

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

چراغ حسن حسرت

❀

یا رب غمِ ہجراں میں، اِتنا تو کیا ہوتا
جو ہاتھ جگر پر ہے، وہ دستِ دُعا ہوتا

اِک عشق کا غمِ آفت اور اس پہ یہ دل آفت
یا غم نہ دِیا ہوتا، یا دِل نہ دیا ہوتا

ناکامِ تمنا دل، اس سوچ میں رہتا ہے
یُوں ہوتا تو کیا ہوتا، یوں ہوتا تو کیا ہوتا

امید تو بندھ جاتی، تسکین تو ہو جاتی
وعدہ نہ وفا کرتے، وعدہ تو کیا ہوتا

غیروں سے کہا تم نے، غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا، کچھ ہم سے سنا ہوتا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حسرت موہانی

✿

چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے
ہم کو اَب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے

بار بار اُٹھنا اسی جانب نگاہِ شوق کا
اور ترا غرفے سے وہ آنکھیں لڑانا یاد ہے

تجھ سے کچھ ملتے ہی وہ بے باک ہو جانا مرا
اور ترا دانتوں میں وہ انگلی دبانا یاد ہے

کھینچ لینا وہ مرا پردے کا کونا، دفعتاً
اور دوپٹے سے ترا وہ منہ چھپانا یاد ہے

غیر کی نظروں سے بچ کر سب کی مرضی کے خلاف
وہ ترا چوری چھپے راتوں کو آنا یاد ہے

آ گیا گر وصل کی شب بھی کہیں ذکرِ فراق
وہ ترا رو رو کے مجھ کو بھی رلانا یاد ہے

دوپہر کی دھوپ میں میرے بلانے کے لیے
وہ ترا کوٹھے پہ ننگے پاؤں آنا یاد ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حسن رضوی

❀

کبھی کتابوں میں پھول رکھنا، کبھی درختوں پہ نام لکھنا
ہمیں بھی ہے یاد آج تک وہ نظر سے حرفِ سلام لکھنا

وہ چاند چہرے وہ بہکی باتیں سلگتے دن تھے سلگتی راتیں
وہ چھوٹے چھوٹے سے کاغذوں پر محبتوں کے پیام لکھنا

گلاب چہروں سے دل لگانا وہ چپکے چپکے نظر ملانا
وہ آرزوؤں کے خواب بننا وہ قصۂ ناتمام لکھنا

مرے نگر کی حسیں فضاؤ! کہیں جو ان کا نشان پاؤ
تو پوچھنا یہ کہاں بسے وہ، کہاں ہے ان کا قیام لکھنا

گئی رتوں میں حسن ہمارا بس ایک ہی تو یہ مشغلہ ہے
کسی کے چہرے کو صبح لکھنا کسی کی زلفوں کو شام لکھنا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حسن عباسی

❀

مرتی ہوئی زمیں کو بچانا پڑا مجھے
بادل کی طرح دشت میں آنا پڑا مجھے

وہ کر نہیں رہا تھا مری بات کا یقیں
پھر یوں ہوا کہ مر کے دکھانا پڑا مجھے

بھولے سے میری سمت کوئی دیکھتا نہ تھا
چہرے پہ ایک زخم لگانا پڑا مجھے

اس اجنبی سے ہاتھ ملانے کے واسطے
محفل میں سب سے ہاتھ ملانا پڑا مجھے

یادیں تھیں دفن ایسی کہ بعد از فروخت بھی
اُس گھر کی دیکھ بھال کو جانا پڑا مجھے

اُس بے وفا کی یاد دلاتا تھا بار بار
کل آئینے پہ ہاتھ اٹھانا پڑا مجھے

ایسے بچھڑ کے اُس نے تو مر جانا تھا حسنؔ
اس کی نظر میں خود کو گرانا پڑا مجھے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حسن نعیم

❀

کبھی دل کی شمع بجھاؤں گا، کبھی جاں کی شمع جلاؤں گا
تو وہ راگ ہے جسے عُمر بھر، ترے انتظار میں گاؤں گا

یہی ایک جی میں ہے وہم سا، یہی ایک سر میں جنوں سا ہے
تجھے اس جنم میں نہ پا سکا، تو کسی جنم میں نہ پاؤں گا

میں ہزار تجھ سے الگ رہوں، تو ہزار مجھ سے جدا رہے
کبھی درد بن کے جگاؤں گا، کبھی نیند بن کے سُلاؤں گا

ابھی اپنی خاک میں قید ہوں، ابھی تو بھی دامِ بلا میں ہے
تو گلاب بن کے کھلے گا جب، میں صبا کے روپ میں آؤں گا

تو جہاں چلے گا چلوں گا میں، تو جہاں رکے گا رکوں گا میں
تری رہ گزر کا غبار ہوں، کبھی تجھ سے دور نہ جاؤں گا

ترا لمس لمس ہے آرزو، مرا انگ انگ ہے جستجو
تو پکارے گا مجھے کوہ سے، میں کنار گنگن بُلاؤں گا

مرے آفتاب نے کیا دیا، مجھے قربتوں کا صلہ حسن
ابھی داغ چاند کے دیکھ لو، کبھی داغ اپنے دکھاؤں گا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حفیظ ہوشیار پوری

❀

محبت کرنے والے کم نہ ہوں گے
تری محفل میں لیکن ہم نہ ہوں گے

میں اکثر سوچتا ہوں پھول کب تک
شریکِ گریۂ شبنم نہ ہوں گے

ذرا دیرِ آشنا چشمِ کرم ہے
ستم ہی عشق میں پیہم نہ ہوں گے

دلوں کی الجھنیں بڑھتی رہیں گی
اگر کچھ مشورے باہم نہ ہوں گے

زمانے بھر کے غم یا اِک ترا غم
یہ غم ہوگا تو کتنے غم نہ ہوں گے

اگر تو اتفاقاً مل بھی جائے
تری فرقت کے صدمے کم نہ ہوں گے

حفیظ ان سے میں جتنا بدگماں ہوں
وہ مجھ سے اس قدر برہم نہ ہوں گے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

ہم ہی میں تھی نہ کوئی بات یاد نہ تم کو آ سکے
تم نے ہمیں بھلا دیا، ہم نہ تمہیں بھلا سکے

تُم ہی اگر نہ سن سکے قصۂ غم، سنے گا کون
کِس کی زباں کھلے گی پھر ہم نہ اگر سنا سکے

ہوش میں آ چکے تھے ہم جوش میں آ چکے تھے ہم
بزم کا رنگ دیکھ کر سر نہ مگر اٹھا سکے

رونقِ بزم بن گئے لب پہ حکایتیں رہیں
دل میں شکایتیں رہیں لب نہ مگر ہلا سکے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

شوقِ وصال ہے یہاں لب پہ سوال ہے یہاں
کس کی مجال ہے یہاں ہم سے نظر ملا سکے

ایسا ہو کوئی نامہ بر بات پہ کان دھر سکے
سن کے یقین کر سکے، جا کے انہیں سنا سکے

عجز سے اور بڑھ گئی برہمیِ مزاجِ دوست
اب وہ کرے علاجِ دوست جس کی سمجھ میں آ سکے

اہلِ زباں تو ہیں بہت، کوئی نہیں ہے اہلِ دل
کون تری طرح حفیظ درد کے گیت گا سکے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حبیب جالب

kutubistan.blogspot.com

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اِس درد کی دنیا سے گزر کیوں نہیں جاتے
یہ لوگ بھی کیا لوگ ہیں مَر کیوں نہیں جاتے

ہے کون زمانے میں مِرا پوچھنے والا
ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ گھر کیوں نہیں جاتے

شُعلے ہیں تو کیوں ان کو بھڑکتے نہیں دیکھا
ہیں خاک تو راہوں میں بِکھر کیوں نہیں جاتے

آنسو بھی ہیں آنکھوں میں دعائیں بھی ہیں لب پر
بِگڑے ہوئے حالات سنور کیوں نہیں جاتے

خاطر غزنوی

❀

گو ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے
لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

گرمیٔ محفل فقط اک نعرۂ مستانہ ہے
اور وہ خوش ہیں کہ اس محفل سے دیوانے گئے

مَیں اِسے شہرت کہوں یا اپنی رسوائی کہوں
مجھ سے پہلے اُس گلی میں میرے افسانے گئے

یوں تو وہ میری رگِ جاں سے بھی تھے نزدیک تر
آنسوؤں کی دُھند میں لیکن نہ پہچانے گئے

وحشتیں کچھ اِس طرح اپنا مقدر ہو گئیں
ہم جہاں پہنچے ہمارے ساتھ ویرانے گئے

کیا قیامت ہے کہ خاطرؔ کشتۂ شب بھی تھے ہم
صبح بھی آئی تو مجرم ہم ہی گردانے گئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

خالد شریف

❀

رخصت ہوا تو بات مری مان کر گیا
جو اس کے پاس تھا وہ مجھے دان کر گیا

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

دلچسپ واقعہ ہے کہ کل اک عزیز دوست
اپنے مفاد پر مجھے قربان کر گیا

کتنی سدھر گئی ہے جدائی میں زندگی
ہاں وہ جفا سے مجھ پہ تو احسان کر گیا

خالد میں بات بات پہ کہتا تھا جس کو جان
وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ساحر لدھیانوی

❀

کبھی خود پہ کبھی حالات پہ رونا آیا
بات نکلی تو ہر اِک بات پہ رونا آیا

ہم تو سمجھے تھے کہ ہم بھول گئے ہیں ان کو
کیا ہوا آج یہ کس بات پہ رونا آیا

کس لیے جیتے ہیں ہم کس کے لیے جیتے ہیں
بارہا ایسے سوالات پہ رونا آیا

کون روتا ہے کسی اور کی خاطر اے دوست
سب کو اپنی ہی کسی بات پہ رونا آیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ساحرلدھیانوی

❀

محبت ترک کی میں نے، گریباں سی لیا میں نے
زمانے اب تو خوش ہو، زہر یہ بھی پی لیا میں نے

ابھی زندہ ہوں لیکن سوچتا رہتا ہوں خلوت میں
کہ اب تک کس تمنا کے سہارے جی لیا میں نے

انہیں اپنا نہیں کہہ سکتا پر اِتنا بھی کیا کم ہے
کہ کچھ مدّت حسیں خوابوں میں کھو کر جی لیا میں نے

بس اب تو دامنِ دل چھوڑ دو بے کار امیدو
بہت دکھ سہہ لیے میں نے، بہت دِن جی لیا میں نے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سعداللہ شاہ

تمہی ملتے تو اچھا تھا

جہاں پھولوں کو کھلنا تھا وہیں کھلتے تو اچھا تھا
تمہی کو ہم نے چاہا تھا تمہی ملتے تو اچھا تھا

کوئی آ کر ہمیں پوچھے تمہیں کیسے بھلایا ہے
تمہارے خط کو اشکوں سے شبِ غم میں جلایا ہے

ہزاروں غم ایسے ہیں اگر سلتے تو اچھا تھا
تمہی کو ہم نے چاہا تھا تمہی ملتے تو اچھا تھا

تمہیں جتنا بھلایا ہے تمہاری یاد آئی ہے
بہارِ نو جو آئی ہے وہی خوشبو ہی لائی ہے

تمہارے لب مری خاطر اگر ہلتے تو اچھا تھا
تمہی کو ہم نے چاہا تھا تمہی ملتے تو اچھا تھا

جہاں پھولوں کو کھلنا تھا وہیں کھلتے تو اچھا تھا
تمہی کو ہم نے چاہا تھا تمہی ملتے تو اچھا تھا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سعید واثق

پیار کے دیپ جلانے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں
اپنی جان سے جانے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

ہجر کے گہرے زخم ملے تو مجھ کو یہ احساس ہوا
پاگل کو سمجھانے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

جان سے پیارے لوگوں سے بھی کچھ کچھ پردہ لازم ہے
ساری بات بتانے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

خوابوں میں بھی پیا ملن کے سپنے دیکھتے رہتے ہیں
نیندوں میں مسکانے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
kutubistan.blogspot.com

اس جھوٹی نگری میں ہم نے یہی ہمیشہ دیکھا ہے
سچی بات بتانے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

پیار جنہیں ہو جائے اُن کو چین بھلا کب مل پاتا ہے؟
شب بھر اشک بہانے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

اپنی ذات کے اُجڑے گلشن سے وہ پیار کہاں کرتے ہیں؟
اوروں کو مہکانے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

اُس کے عشق میں بھیگ کے واثق ہم کو یہ احساس ہوا
دل کی بات میں آنے والے کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سلیم بے تاب

❀

صحراؤں میں جا پہنچی ہے شہروں سے نکل کر
الفاظ کی خوشبو، مرے ہونٹوں سے نکل کر

سینے کو مرے کر گیا اک آن میں روشن
اک نور کا کوندا، تری آنکھوں سے نکل کر

میں قطرۂ شبنم تھا مگر آج ہوں سورج
آ بیٹھا ہوں میں صدیوں میں، لمحوں سے نکل کر

ہو جائیں گے بستی کے در و بام منور
سورج ابھی چمکے گا دریچوں سے نکل کر

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کیا جانئے اب کون سی جانب کو گیا ہے؟
اک زرد سا چہرہ تیری گلیوں سے نکل کر

ہر سمت تھا اک تلخ حقائق کا سمندر
دیکھا جو تصور کے جزیروں سے نکل کر

وہ پیاس ہے، مٹی پہ زباں پھیر رہے ہیں
ہم آئے ہیں احساس کے شعلوں سے نکل کر

ہر آن صدا دیتے ہیں معصوم اجالے
بیتاب چلے آؤ، دھندلکوں سے نکل کر

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سلیم بے تاب

❀

جی میں آتا ہے کہ اک روز یہ منظر دیکھیں
سامنے تجھ کو بٹھائیں، تجھے شب بھر دیکھیں

بند ہے شام سے ہی شہر کا ہر دروازہ
آ شب ہجر! کہ اب اور کوئی گھر دیکھیں

ایسے ہم دیکھتے ہیں دل کے اجڑنے کا سماں
جس طرح داسیاں جلتا ہوا مندر دیکھیں

میرے جنگل میں ہی جنگل کا سماں ہے پیدا
شہر کے لوگ مرے گاؤں میں آ کر دیکھیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سیف الدین سیف

❀

مری داستانِ حسرت وہ سنا سنا کے روئے
مجھے آزمانے والے مجھے آزما کے روئے

کوئی ایسا اہلِ دل ہو کہ فسانۂ محبت
میں اسے سنا کے روؤں وہ مجھے سنا کے روئے

مری آرزو کی دنیا دلِ ناتواں کی حسرت
جسے کھو کے شادماں تھے اُسے آج پا کے روئے

تری بے وفائیوں پر، تری کج ادائیوں پر
کبھی سر جھکا کے روئے کبھی منہ چھپا کے روئے

جو سنائی انجمن میں شبِ غم کی آپ بیتی
کئی رو کے مسکرائے، کئی مسکرا کے روئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سلیم کوثر

❀

میں خیال ہوں کسی اور کا مجھے سوچتا کوئی اور ہے
سرِ آئینہ مرا عکس ہے پسِ آئینہ کوئی اور ہے

میں کسی کے دستِ طلب میں ہوں نہ کسی کے حرفِ دعا میں ہوں
میں نصیب ہوں کسی اور کا مجھے مانگتا کوئی اور ہے

جو وہ لوٹ آئیں تو پوچھنا نہیں دیکھنا انہیں غور سے
جنہیں راہ میں یہ خبر ملی کہ یہ راستہ کوئی اور ہے

مری روشنی ترے خدوخال سے مختلف تو نہیں مگر
تو قریب آ تجھے دیکھ لوں تو وہی ہے یا کوئی اور ہے

تجھے دشمنوں کی خبر نہ تھی، مجھے دوستوں کا پتہ نہیں
تری داستاں کوئی اور تھی مرا واقعہ کوئی اور ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

شان الحق حقی

❀

تم سے اُلفت کے تقاضے نہ نبھاہے جاتے
ورنہ ہم کو بھی تمنا تھی کہ چاہے جاتے

دل کے ماروں کا نہ کر غم کہ یہ اندوہ نصیب
زخم بھی دل میں نہ ہوتا تو کراہے جاتے

کم نگاہی کی ہمیں خود بھی کہاں تھی توفیق
کم نگاہی کے لیے عذر نہ چاہے جاتے

ہیں اے ابرِ بہاری ترے بہکے سے قدم
میری اُمّید کے صحرا میں بھی گاہے جاتے

ہم بھی کیوں دہر کی رفتار سے ہوتے پامال
ہم بھی ہر لغزشِ مستی کو سراہے جاتے

لذّتِ درد سے آسودہ کہاں دِل والے
ہیں فقط درد کی حسرت میں کراہے جاتے

ہے ترے فتنۂ رفتار کا شُہرہ کیا کیا
گرچہ دیکھا نہ کسی نے سرِ راہے جاتے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

شبنم شکیل

❀

سوکھے ہونٹ، سلگتی آنکھیں، سرسوں جیسا رنگ
برسوں بعد وہ دیکھ کے مجھ کو رہ جائے گا دنگ

ماضی کا وہ لمحہ مجھ کو آج بھی خون رُلائے
اُکھڑی اُکھڑی باتیں اس کی، غیروں جیسے ڈھنگ

تارا بن کے دور افق پر کانپے، لرزے، ڈولے
کچی ڈور سے اڑنے والی دیکھو ایک پتنگ

دل کو تو پہلے ہی درد کی دیمک چاٹ گئی تھی
روح کو بھی اب کھاتا جائے تنہائی کا زنگ

انہی کے صدقے یا رب میری مشکل کر آسان
میرے جیسے اور بھی ہیں جو دل کے ہاتھوں تنگ

سب کچھ دے کر ہنس دے اور پھر کہنے لگی تقدیر
کبھی نہ ہوگی پوری تیرے دل کی ایک امنگ

شبنم کوئی جو تجھ سے ہارے، جیت پہ مان نہ کرنا
جیت وہ ہوگی جب جیتو گی اپنے آپ سے جنگ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

شریف کنجاہی

تلاش جن کی ہے وہ دن ضرور آئیں گے
یہ اور بات سہی، ہم نہ دیکھ پائیں گے

یقیں تو ہے کہ کھلے گا---- نہ کھل سکا بھی اگر
درِ بہار پہ دستک دیئے ہی جائیں گے

غنودہ راہوں کو تک تک کے سوگوار نہ ہو
ترے قدم ہی مسافر! انہیں جگائیں گے

لبوں کی موت سے بدتر ہے فکر و جذب کی موت
کدھر ہیں وہ جو انہیں موت سے بچائیں گے

طویل رات بھی آخر کو ختم ہوتی ہے
شریف ہم نہ اندھیروں سے مات کھائیں گے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

شکیل اختر

❀

ہونٹوں پہ ساحلوں کی طرح تشنگی رہی
میں چپ ہوا تو میری انا چیختی رہی

اک نام کیا لکھا ترا ساحل کی ریت پر
پھر عمر بھر ہوا سے مری دشمنی رہی

سڑکوں پہ سرد رات رہی میری ہمسفر
آنکھوں میں میرے ساتھ تھکن جاگتی رہی

یادوں سے کھیلتی رہی تنہائی رات بھر
خوشبو کے انتظار میں شب بھیگتی رہی

وہ لفظ لفظ مجھ پہ اترتا رہا شکیل
سوچوں پہ اس کے نام کی تختی لگی رہی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

غم نصیبوں کو کسی نے تو پکارا ہوگا
اس بھری بزم میں کوئی تو ہمارا ہوگا

آج کس یاد سے چمکی تری چشمِ پرنم
جانے یہ کس کے مقدر کا ستارا ہوگا

جانے اب حسن لٹائے گا کہاں دولتِ درد
جانے اب کس کو غمِ عشق کا یارا ہوگا

تیرے چھپنے سے چھپیں گی نہ ہماری یادیں
تو جہاں ہوگا وہیں ذِکر ہمارا ہوگا

یوں جدائی تو گوارا تھی، یہ معلوم نہ تھا
تجھ سے یوں مل کے بچھڑنا بھی گوارا ہوگا

چھوڑ کر آئے تھے جب شہرِ تمنا ہم لوگ
مدّتوں راہگذاروں نے پکارا ہوگا

مسکراتا ہے تو اک آہ نکل جاتی ہے
یہ تبسم بھی کوئی درد کا مارا ہوگا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

عباس تابش

kutubistan.blogspot.com

❀

پانی آنکھ میں بھر کر لایا جا سکتا ہے
اب بھی جلتا شہر بچایا جا سکتا ہے

ایک محبت اور وہ بھی ناکام محبت
لیکن اِس سے کام چلایا جا سکتا ہے

دِل پر پانی پینے آتی ہیں اُمّیدیں
اس چشمے سے زہر ملایا جا سکتا ہے

مجھ گمنام سے پوچھتے ہیں فرہاد و مجنوں
عِشق میں کِتنا نام کمایا جا سکتا ہے

یہ مہتاب یہ رات کی پیشانی کا گھاؤ
ایسا زخم تو دِل پر کھایا جا سکتا ہے

پھٹا پرانا خواب ہے میرا پھر بھی تابش
اِس میں اپنا آپ چھپایا جا سکتا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

عبیداللہ علیم

محبتوں کے یہ دریا اتر نہ جائیں کہیں
جو دل گلاب ہیں زخموں سے بھر نہ جائیں کہیں

ابھی تو وعدہ و پیماں ہیں اور یہ حال اپنا
وصال ہو تو کوشی سے ہی مر نہ جائیں کہیں

یہ رنگ چہرے کے اور خواب اپنی آنکھوں کے
ہوا چلے کوئی ایسے بکھر نہ جائیں کہیں

جھلک رہا ہے جن آنکھوں سے اب وجود مرا
آنکھیں ہائے یہ آنکھیں مکر نہ جائیں کہیں

پکارتی ہی نہ رہ جائے یہ زمیں پیاسی
برسنے والے یہ بادل گزر نہ جائیں کہیں

نڈھال اہلِ طرب ہیں کہ اہلِ گلشن کے
بجھے بجھے سے یہ چہرے سنور نہ جائیں کہیں

فضائے شہر عقیدوں کی دھند میں ہے اسیر
نکل کے گھر سے اب اہلِ نظر نہ جائیں کہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

عدیم ہاشمی

❀

فاصلے ایسے بھی ہوں گے، یہ کبھی سوچا نہ تھا
سامنے بیٹھا تھا میرے اور وہ میرا نہ تھا

آنکھ کا دھوکا کہوں اس کو کہ سائے کا وجود
میں اسے محسوس کر سکتا تھا چھو سکتا نہ تھا

خود چڑھا رکھے تھے تن پر اجنبیت کے غلاف
ورنہ کب اک دوسرے کو ہم نے پہچانا نہ تھا

رات بھر پچھلی ہی آہٹ کان میں آتی رہی
جھانک کر دیکھا گلی میں کوئی بھی پھرتا نہ تھا

یہ سبھی ویرانیاں اس کے جدا ہونے سے تھیں
آنکھ دھندلائی ہوئی تھی، شہر دھندلایا نہ تھا

سینکڑوں طوفان لفظوں کے دبے تھے زیرِ لب
ایک پتھر تھا خموشی کا کہ جو ہٹتا نہ تھا

یاد کر کے اور بھی تکلیف ہوتی تھی عدیمؔ
اب سوائے بھول جانے کے کوئی چارہ نہ تھا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ایک فلرٹ لڑکی

مجھ کو اپنا کہتی تھی
مجھ سے بھی وہ ملتی تھی
اُس کے ہونٹ گلابی تھے
اُس کی آنکھ میں مستی تھی
میں بھی بھولا بھٹکا سا
وہ بھی بھولی بھٹکی تھی
شہر کی ہر آباد سڑک!
اُس کے گھر کو جاتی تھی!

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

لیکن وہ کیا لڑکی تھی!
لڑکی تھی کہ پہیلی تھی!

اُلٹے سیدھے رستوں پر
آنکھیں ڈھانپ کے چلتی تھی

بھیگی بھیگی راتوں میں
تنہا تنہا روتی تھی

میلے میلے کپڑوں میں
اُجلی اُجلی لگتی تھی

اُس کے سارے خواب نئے
اور تعبیر پرانی تھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

غلام محمد قاصر

❀

شوق برہنہ پا چلتا تھا اور رستے پتھریلے تھے
گھستے گھستے گھس گئے آخر کنکر جو نوکیلے تھے

خارِ چمن تھے شبنم شبنم، پھول بھی سارے گیلے تھے
شاخ سے ٹوٹ کے گرنے والے پتے پھر بھی پیلے تھے

سرد ہواؤں سے تو تھے ساحل کی ریت کے یارانے
لو کے تھپیڑے سہنے والے صحراؤں کے ٹیلے تھے

تابندہ تاروں کا تحفہ صبح کی خدمت میں پہنچا
رات نے چاند کی نذر کیے جو تارے کم چمکیلے تھے

سارے سپیرے ویرانوں میں گھوم رہے ہیں بین لیے
آبادی میں رہنے والے سانپ بڑے زہریلے تھے

تم یوں ہی ناراض ہوئے ہو ورنہ میخانہ کا پتا
ہم نے ہر اس شخص سے پوچھا جس کے نین نشیلے تھے

کون غلام محمد قاصر بے چارے سے کرتا بات
یہ چالاکوں کی بستی تھی اور حضرت شرمیلے تھے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

فرحت عباس شاہ

❀

تو نے دیکھا ہے کبھی ایک نظر شام کے بعد
کتنے چپ چاپ سے لگتے ہیں شجر شام کے بعد

اتنے چپ چاپ کہ رستے بھی رہیں گے لاعلم
چھوڑ جائیں گے کسی روز نگر شام کے بعد

میں نے ایسے ہی گنہ تیری جدائی مین کیے
جیسے طوفان میں کوئی چھوڑ دے گھر شام کے بعد

رات بیتی تو گنے آبلے اور پھر سوچا
کون تھا باعثِ آغازِ سفر شام کے بعد

تو ہے سورج تجھے معلوم کہاں رات کا دکھ
تو کسی روز مرے گھر میں اتر شام کے بعد

شام سے پہلے وہ مست اپنی اڑانوں میں رہا
جس کے ہاتھوں میں تھے ٹوٹے ہوئے پر شام کے بعد

لوٹ آئے نہ کسی روز وہ آوارہ مزاج
کھول رکھتے ہیں اسی آس پہ در شام کے بعد

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

تم آئے ہو نہ شب انتظار گزری ہے
تلاش میں ہے سحر بار بار گزری ہے

جنوں میں جتنی بھی گزری ہے
اگرچہ دل پہ خرابی ہزار گزری ہے

ہوئی ہے حضرت ناصح سے گفتگو جس شب
وہ شب ضرور سر کوئے یار گزری ہے

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

نہ گل کھلے ہیں نہ ان سے ملے، نہ مے پی ہے
عجیب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے

چمن پہ غارت گلچیں سے جانے کیا گزری
قفس سے آج صبا بے قرار گزری ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

فیضان عارف

❀

محبتوں میں ہر ایک لمحہ وصال ہوگا یہ طے ہوا تھا
بچھڑ کے بھی ایک دوسرے کا خیال ہوگا یہ طے ہوا تھا

وہی ہوا نا، بدلتے موسم میں تم نے ہم کو بھلا دیا ہے
کوئی بھی رت ہو نہ چاہتوں کا زوال ہوگا یہ طے ہوا تھا

یہ کیا کہ سانسیں اکھڑ گئی ہیں سفر کے آغاز ہی سے یارو
کوئی بھی تھک کر نہ راستے میں نڈھال ہوگا یہ طے ہوا تھا

جدا ہوئے ہیں تو کیا ہوا پھر یہی تو دستورِ زندگی ہے
جدائیوں میں نہ قربتوں کا ملال ہوگا یہ طے ہوا تھا

چلو کہ فیضان کشتیوں کو جلا دیں گمنام ساحلوں پر
کہ اب یہاں سے نہ واپسی کا سوال ہوگا یہ طے ہوا تھا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

قتیل شفائی

❀

تمہاری انجمن سے اٹھ کے دیوانے کہاں جاتے
جو وابستہ ہوئے تم سے وہ افسانے کہاں جاتے

نکل کر دیر و کعبہ سے اگر ملتا نہ مے خانہ
تو ٹھکرائے ہوئے انساں خدا جانے کہاں جاتے

تمہاری بے رخی نے لاج رکھ لی بادہ خانے کی
تم آنکھوں سے پلا دیتے تو پیمانے کہاں جاتے

چلو اچھا ہوا کام آ گئی دیوانگی اپنی
وگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے

قتیلؔ اپنا مقدر غم سے بیگانہ اگر ہوتا
تو پھر اپنے پرائے ہم سے پہچانے کہاں جاتے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

قتیل شفائی

❀

وہ دل ہی کیا ترے ملنے کی جو دعا نہ کرے
میں تجھ کو بھول کے زندہ رہوں خدا نہ کرے

رہے گا ساتھ ترا پیار زندگی بن کر
یہ اور بات، مری زندگی وفا نہ کرے

یہ ٹھیک ہے نہیں مرتا کوئی جدائی میں
خدا کسی کو کسی سے مگر جدا نہ کرے

اگر وفا پہ بھروسہ رہے نہ دُنیا کو
تو کوئی شخص محبت کا حوصلہ نہ کرے

سُنا ہے اُس کو محبت دعائیں دیتی ہے
جو دل پہ چوٹ تو کھائے مگر گِلہ نہ کرے

بجھا دیا ہے نصیبوں نے میرے پیار کا چاند
کوئی دِیا میری پلکوں پہ اَب جلا نہ کرے

زمانہ دیکھ چکا ہے، پرکھ چکا ہے اِسے
قتیلؔ جان سے جائے یہ اِلتجا نہ کرے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

kutubistan.blogspot.com

❀

یہ معجزہ بھی محبت کبھی دکھائے مجھے
کہ سنگ تجھ پہ گرے اور زخم آئے مجھے

وہ میرا دوست ہے سارے جہاں کو ہے معلوم
دغا کرے وہ کسی سے تو شرم آئے مجھے

مَیں گھر سے تیری تمنا پہن کے جب نکلوں
برہنہ، شہر میں کوئی نظر نہ آئے مجھے

وہی تو سب سے زیادہ ہے نکتہ چیں میرا
جو مسکرا کے ہمیشہ گلے لگائے مجھے

میں اپنے دل سے نکالوں خیال کس کس کا
جو تو نہیں تو کوئی اور یاد آئے مجھے

میں اپنی ذات میں نیلام ہو رہا ہوں قتیلؔ
غمِ زمانہ سے کہہ دو خرید لائے مجھے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

❀

سب کچھ سمجھ میں آتا ہے
وہ ہم سے کیوں گھبراتا ہے

وہی ہے آنکھ سے دور بہت
جس سے یہ دِل کا ناطہ ہے

اُس کے آگے چندا سورج
نہ کوئی دِل کو بھاتا ہے

سب آگ لگاتے ہیں اور بس
کب کوئی آگ بجھاتا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

دل ایسا پاگل پنچھی ہے
جو پھر اُس کے گُن گاتا ہے

کوئی موسم ہو دِل تڑپا ہو
وہ پیار سے کب سہلاتا ہے

بے وجہ ضِد کر بیٹھے گا
بے وجہ من تڑپاتا ہے

نہ پاس آتا ہے میرے وہ
نہ اپنے پاس بُلاتا ہے

اب گلشن بیٹھ کے روؤں کیا
کون آنسو پونچھنے آتا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

گلشن آرا

تمہارے نور نینوں کا چھلکتا جام مانگا ہے
نظر نے پھر نظر سے رُوح کا ابہام مانگا ہے

یہ کب ضد ہے کہ ہم کو چاند لا دو یا ستارے دو
کہ ہم نے تو فقط تم سے تمہارا نام مانگا ہے

عجب ہی بیقراری ہے ہجر کے تپتے صحرا میں
تمہیں آغاز مانگا ہے تمہیں انجام مانگا ہے

گزشتہ شب تیری تصویر رکھ کے سامنے رب سے
تمہیں ہر بار چوما ہے تمہیں ہر گام مانگا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بُندا

کاش میں تیرے بن گوش میں بُندا ہوتا!

رات کو بے خبری میں جو مچل جاتا مَیں
تو ترے کان سے چپ چاپ نکل جاتا مَیں
صبح کو گرتے تری زُلفوں سے جب باسی پھول
میرے کھو جانے پہ ہوتا ترا دل کتنا مُلول
تو مجھے ڈھونڈتی کس شوق سے گھبراہٹ میں
اپنے مہکے ہُوئے بستر کی ہر اِک سلوٹ میں
جونہی کرتیں تری نرم انگلیاں محسوس مجھے
ملتا اس گوش کا پھر گوشۂ مانوس مجھے
کان سے تو مجھے ہرگز نہ اُتارا کرتی
تو کبھی میری جدائی نہ گوارا کرتی
یوں تری قربتِ رنگیں کے نشے میں مدہوش
عمر بھر رہتا مری جان میں ترا حلقہ بگوش

کاش میں تیرے بن گوش میں بُندا ہوتا!

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

محسن بھوپالی

❀

چاہت میں کیا دنیا داری، عشق میں کیسی مجبوری
لوگوں کا کیا، سمجھانے دو، اُن کی اپنی مجبوری

میں نے دل کی بات رکھی اور تو نے دنیا والوں کی
میری عرض بھی مجبوری تھی، اُن کا حکم بھی مجبوری

روک سکو تو پہلی بارش کی بوندوں کو تم روکو
کچی مٹی تو مہکے گی، ہے مٹی کی مجبوری

جب تک ہنستا گاتا موسم اپنا ہے سب اپنے ہیں
وقت پڑے تو یاد آ جاتی ہے مصنوعی مجبوری

مدت گزری اِک وعدے پر آج بھی قائم ہیں محسنؔ
ہم نے ساری عمر نباہی اپنی پہلی مجبوری

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

محسن نقوی

یہ دل، یہ پاگل دِل مرا، کیوں بجھ گیا آوارگی
اس دَشت میں اِک شہر تھا وہ کیا ہُوا آوارگی

کل شب مجھے بے شکل کی آواز نے چونکا دیا
میں نے کہا تو کون ہے، اس نے کہا آوارگی

لوگو بھلا اِس شہر میں کیسے جئیں گے ہم جہاں
ہو جرم تنہا سوچنا لیکن سزا آوارگی

یہ درد کی تنہائیاں، یہ دَشت کا ویراں سفر
ہم لوگ تو اکتا گئے اپنی سنا آوارگی

اک اجنبی جھونکے نے جب پوچھا مرے غم کا سبب
صحرا کی بھیگی ریت پر میں نے لکھا آوارگی

اس سَمت وحشی خواہشوں کی زد میں پیمانِ وفا
اس سمت لہروں کی دھمک، کچا گھڑا، آوارگی

کل رات تنہا چاند کو دیکھا تھا میں نے خواب میں
محسنؔ مجھے راس آئے گی شاید سدا آوارگی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

محمد جلیل

❀

بیتے سال اور گزرے موسم پھر سے بلاتا جا
یاد جھروکہ کھول کے اک دن آنکھ ملاتا جا

دوراہا دو شہروں والا تن اور من کے بیچ
تو دونوں شہروں کا بھیدی، راہ سمجھاتا جا

پریت نگر کے راہی تیری منزل دور نہیں
شہر سے باہر صحرا ہے بس قدم اٹھاتا جا

جوگی پریت کی ریت ہے اک دن ڈسے گا تجھ کو ناگ
چاہے جتنی ناگ کے آگے بین بجاتا جا

دیپک راگ ہے کایا میری من میں میری آگ
سچے سر ملہار کے تیرے آگ بجھاتا جا

گھر ویران ہے لیکن پھر بھی پرکھ لے اپنے لیکھ
اس دروازے پر بھی اے دل الکھ جگاتا جا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مرتضیٰ برلاس

آنکھ برسی ہے ترے نام پہ ساون کی طرح
جسم سلگا ہے تری یاد میں ایندھن کی طرح

لوریاں دی ہیں کسی قُرب کی خواہش نے مجھے
کچھ جوانی کے بھی دن گزرے ہیں بچپن کی طرح

اس بلندی سے مجھے تو نے نوازا کیوں تھا
گر کے میں ٹوٹ گیا کانچ کے برتن کی طرح

مجھ سے ملتے ہوئے یہ بات بھی سوچی ہوتی
میں ترے دل میں سما سکتا ہوں دھڑکن کی طرح

اب زلیخا کو نہ بدنام کرے گا کوئی
اس کا دامن بھی دریدہ، میرے دامن کی طرح

منتظر ہے کسی مخصوص سی آہٹ کے لیے
زندگی بیٹھی ہے دہلیز پہ، برہن کی طرح

نہ کوئی راہ اجالی، نہ شبستاں میں جلا
ٹمٹماتا ہوں چراغِ سرِ مدفن کی طرح

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مصحف اقبال توصیفی

❀

چاند نے اپنا دیپ جلایا، شام بجھی ویرانے میں
اس کی بستی دور ہے شاید دیر ہے اس کے آنے میں

اس کو نہیں دیکھا ہے جس نے، مجھ کو بھلا کیا سمجھے گا
ان آنکھوں سے گزرنا ہوگا میرے دل تک آنے میں

اپنی ذات سے کچھ نسبت تھی وہ بھی اس کی خاطر سے
میرا ذکر نہیں ملتا ہے اب میرے افسانے میں

ایک ہی دکھ تھا میرا اپنا، وہ بھی اس کو سونپ دیا
آخر دل کی بات زباں تک، آ ہی گئی انجانے میں

اب تو تم بھی جان گئی ہو، تم کو کیا سکھ ملنا تھا
میرے گھر کے کام میں، میری ماں کا ہاتھ بٹانے میں

میری راتوں میں مہکے ہیں جو سپنوں کی ڈالی سے
رنگ ہے ان پھولوں کا شامل آج ترے شرمانے میں

جس سے بات بھی کرنی مشکل وہ بھی اس محفل میں ہے
مصحف کیسا لطف رہے گا اس کو شعر سنانے میں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

منور علی گورچانی

❀

کیا بتاؤں کیا ہے اپنا حال تیرے بعد
اک دن بھی اب تو لگتا ہے اِک سال تیرے بعد

یوں تو ویسے ہی لازوال تھی چاہت اپنی
اب ہو گیا میں عاشق بے مثال تیرے بعد

تم گئے تو خوشیاں بھی روٹھ گئیں ساری
ہو گیا مسرتوں کا انتقال تیرے بعد

کبھی ہنستا ہوں اپنی بے بسی پہ کبھی روتا ہوں
زندگی بن گئی ہے صنم وبال تیرے بعد

ساون سا رہنے لگا ہے اب تو ہر وقت نظر میں
ہوتی رہتی ہے اکثر ہستی پامال تیرے بعد

وہ گیا تو پھر کوئی دل میں نہ آیا منوّر
بن کے رہ گیا ہوں خود کیلئے سوال تیرے بعد

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

منیر نیازی

kutubistan.blogspot.com

غم کی بارش نے بھی تیرے نقش کو دھویا نہیں
تو نے مجھ کو کھو دیا، میں نے تجھے کھویا نہیں

نیند کا ہلکا گلابی سا خمار آنکھوں میں تھا
یوں لگا جیسے وہ شب کو دیر تک سویا نہیں

ہر طرف دیوار و در اور ان میں آنکھوں کے ہجوم
کہہ سکے جو دل کی حالت وہ لبِ گویا نہیں

جُرم آدم نے کیا اور نسلِ آدم کو سزا
کاٹتا ہوں زندگی بھر میں نے جو بویا نہیں

جانتا ہوں ایک ایسے شخص کو میں بھی منیرؔ
غم سے پتھر ہو گیا لیکن کبھی رویا نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

منیر نیازی

❀

اس بے وفا کا شہر ہے اور ہم ہیں دوستو
اشکِ رواں کی لہر ہے اور ہم ہیں دوستو

یہ اجنبی سی منزلیں اور رفتگاں کی یاد
تنہائیوں کا زہر ہے اور ہم ہیں دوستو

لائی ہے اب اُڑا کے گئے موسموں کی باس
بَرکھا کی رُت کا قہر ہے اور ہم ہیں دوستو

پھرتے ہیں مثلِ موجِ ہوا شہر شہر میں
آوارگی کی لہر ہے اور ہم ہیں دوستو

شامِ اَلَم ڈھلی تو چلی درد کی ہوا
راتوں کا پچھلا پہر ہے اور ہم ہیں دوستو

آنکھوں میں اُڑ رہی ہے لُٹی محفلوں کی دُھول
عبرت سرائے دَہر ہے اور ہم ہیں دوستو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

میرا جی

❀

نگری نگری پھرا مسافر، گھر کا رستہ بھول گیا
کیا ہے تیرا، کیا ہے میرا، اپنا پرایا بھول گیا

کیا بھُولا کیسے بھولا، کیوں پوچھتے ہو؟ بس یوں سمجھو
کارن دوش نہیں ہے کوئی، بھولا بھالا بھول گیا

کیسے دن تھے، کیسی راتیں، کیسی باتیں گھاتیں تھیں
من بالک ہے، پہلے پیار کا سندر سپنا بھول گیا

اندھیارے سے ایک کرن نے جھانک کے دیکھا، شرمائی
دھندلی چھب تو یاد رہی، کیسا تھا چہرہ بھول گیا

یاد کے پھیر میں آ کر دل پر ایسی کاری چوٹ لگی
دکھ میں سکھ ہے سکھ میں دکھ ہے، بھید یہ نیارا بھول گیا

سوجھ بوجھ کی بات نہیں ہے من موجی ہے مستانہ
لہر لہر سے جا سر پٹکا، ساگر گہرا بھول گیا

کوئی کہے یہ کس نے کہا تھا، کہہ دو جو کچھ جی میں ہے
میرا جی کہہ کر پچھتایا اور پھر کہنا بھول گیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ناصر کاظمی

❀

گئے دنوں کا سراغ لے کر کدھر سے آیا، کدھر گیا وہ
عجیب مانوس اجنبی تھا، مجھے تو حیران کر گیا وہ

بس ایک موتی سی چھب دکھا کر، بس ایک میٹھی سی دھن سنا کر
ستارۂ شام بن کے آیا، برنگ خوابِ سحر گیا وہ

خوشی کی رُت ہو کہ غم کا موسم، نظر اسے ڈھونڈتی ہے ہر دم
وہ بوئے گل تھا کہ نغمۂ جاں، مرے تو دل میں اتر گیا وہ

نہ اب وہ یادوں کا چڑھتا دریا، نہ فرصتوں کی اداس برکھا
یونہی ذرا سی کسک ہے دل میں، جو زخم گہرا تھا بھر گیا وہ

بس ایک منزل ہے بوالہوس کی، ہزار رستے ہیں اہلِ دل کے
یہی تو ہے فرق مجھ میں اس میں، گزر گیا میں، ٹھہر گیا وہ

وہ میکدے کو جگانے والا، وہ رات کی نیند اُڑانے والا
یہ آج کیا اس کے جی میں آئی کہ شام ہوتے ہی گھر گیا وہ

وہ جس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر سفر کیا تو نے منزلوں کا
تری گلی سے، نہ جانے کیوں، آج سر جھکائے گزر گیا وہ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ناصر کاظمی

❀

دِل میں اِک لہر سی اُٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

شور برپا ہے خانۂ دل میں
کوئی دیوار سی گِری ہے ابھی

کچھ تو نازک مزاج ہیں ہم بھی
اور یہ چوٹ بھی نئی ہے ابھی

تُو شریکِ سخن نہیں ہے تو کیا
ہم سخن تیری خامشی ہے ابھی

یاد کے بے نشاں جزیروں سے
تیری آواز آ رہی ہے ابھی

شہر کی بے چراغ گلیوں میں
زِندگی تجھ کو ڈھونڈتی ہے ابھی

سو گئے لوگ اس حویلی کے
ایک کھڑکی مگر کھلی ہے ابھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نوشی گیلانی

محبتیں جب شمار کرنا تو سازشیں بھی شمار کرنا
جو میرے حصے میں آئی ہیں وہ اذیتیں بھی شمار کرنا

جلائے رکھوں گی صبح تک میں تمہارے رستوں میں اپنی آنکھ
مگر کہیں ضبط ٹوٹ جائے تو بارشیں بھی شمار کرنا

جو حرف لوحِ وفا پہ لکھے ہوئے ہیں اُن کو بھی دیکھ لینا
جو رائیگاں ہو گئیں وہ ساری عبارتیں بھی شمار کرنا

یہ سردیوں کا اُداس موسم کہ دھڑکنیں برف ہو گئی ہیں
جب ان کی یخ بستگی پرکھنا، تمازتیں بھی شمار کرنا

تم اپنی مجبوریوں کے قصے ضرور لکھنا وضاحتوں سے
جو میری آنکھوں میں جل بجھی ہیں وہ خواہشیں بھی شمار کرنا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نوشی گیلانی

❀

ہوا کو لکھنا جو آ گیا ہے
اب اُس کی مرضی کہ وہ خزاں کو بہار لکھ دے
بہار کو انتظار لکھ دے
سفر کی خواہش کو واہموں کے عذاب سے
ہم کنار لکھ دے
وفا کے رستوں پہ چلنے والوں کی قسمتوں میں
غبار لکھ دے
ہوا کو لکھنا جو آ گیا ہے
ہوا کی مرضی کہ وصل موسم میں ہجر کو حصہ دار لکھ دے
محبتوں میں گزرنے والی رُتوں کو ناپائیدار لکھ دے
شجر کو بے سایہ دار لکھ دے
ہوا کو لکھنا جو آ گیا ہے
اب اس کی مرضی کہ وہ ہمارے دیئے بجھائے
شبوں کو بااختیار کر کے سحر کو بے اعتبار لکھ دے
ہوا کو لکھنا سکھانے والو
ہوا کو لکھنا جو آ گیا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

وصی شاہ

❀

سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
تری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تری یادوں کی خوشبو کھڑکیوں میں رقص کرتی ہے
ترے غم میں سلگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

مَیں ہنس کے جھیل لیتا ہوں جدائی کی سبھی رسمیں
گلے جب اُس کے لگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نہ جانے ہو گیا ہوں اس قدر حساس مَیں کب سے
کِسی سے بات کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

وہ سب گزرے ہوئے لمحات مجھ کو یاد آتے ہیں
تمہارے خط جو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

میں سارا دِن بہت مصروف رہتا ہوں مگر جونہی
قدم چوکھٹ پہ رکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
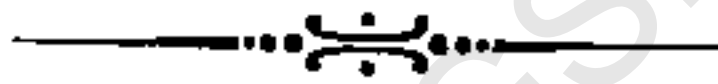
کنگن

کاش مَیں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا
تُو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ
اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں
تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
مَیں ترے ہاتھ کی خُوشبو سے مہک سا جاتا
جب کبھی موڈ میں آ کر مجھے چوما کرتی
تیرے ہونٹوں کی مَیں حِدّت سے دہک سا جاتا
رات کو جب بھی تو نیندوں کے سفر پر جاتی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مرمریں ہاتھ کا اِک تکیہ بنایا کرتی
مَیں ترے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا
تیری زُلفوں کو ترے گال کو چوما کرتا
جب بھی تو بندِ قبا کھولنے لگتی جاناں
اپنی آنکھوں کو ترے حُسن سے خیرہ کرتا
مُجھ کو بے تاب سا رکھتا تری چاہت کا نشہ
مَیں تری رُوح کے گُلشن میں مہکتا رہتا
میں ترے جسم کے آنگن میں کھنکتا رہتا
کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا
کاش مَیں تیرے حَسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا

kutubistan.blogspot.com
KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

وصی شاہ

❀

سوچتا ہوں کہ اسے نیند بھی آتی ہوگی
یا مری طرح فقط اشک بہاتی ہوگی

وہ مری شکل مرا نام بھلانے والی
اپنی تصویر سے کیا آنکھ ملاتی ہوگی

اس زمیں پر بھی ہے سیلاب مرے اشکوں سے
میرے ماتم کی صدا عرش ہلاتی ہوگی

شام ہوتے ہی وہ چوکھٹ پہ جلا کر شمعیں
اپنی پلکوں پہ کئی خواب سلاتی ہوگی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اُس نے سلوا بھی لیے ہوں گے سیاہ رنگ لباس
اب محرم کی طرح عید مناتی ہوگی

ہوتی ہوگی مرے بوسے کی طلب میں پاگل
جب بھی زلفوں میں کوئی پھول سجاتی ہوگی

میرے تاریک زمانوں سے نکلنے والی
روشنی تجھ کو مری یاد دلاتی ہوگی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

وصی شاہ کی نئی کتاب "میرے ہو کے رہو"

میں سے ایک نظم

میں جو دن کو بھی کہوں رات، وہ اقرار کرے
مجھ کو حسرت ہے کوئی یوں بھی مجھے پیار کرے
میری خاطر وہ سہے دنیا کے طعنے، دھکے
ننگے پیروں سے وہ صحراؤں کے کانٹے چکھے
مجھ کو پانے کے لیے جون کے روزے رکھے
میں ہوں دیوانہ وہ دیوانوں سا اظہار کرے
مجھ کو حسرت ہے کوئی یوں بھی مجھے پیار کرے

اور تو سب کو پلاتے رہے مست آنکھوں سے
ہاتھ ساغر نے بڑھایا تو برا مان گئے
ساغر صدیقی

کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا اس نے
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی
پروین شاکر

گذشتہ شب تیری تصویر رکھ کے سامنے رب سے
تمہیں ہر بار چوما ہے تمہیں ہر گام مانگا ہے
گلشن آراء

جو زہر پی چکا ہوں تمہی نے مجھے دیا تھا
اب تم تو زندگی کی دعائیں مجھے نہ دو
احمد فراز

وہ جس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر سفر کیا تو نے منزلوں کا
تری گلی سے، نہ جانے کیوں، آج سر جھکائے گزر گیا وہ
ناصر کاظمی

ہوتی ہو گی میرے بوسے کی طلب میں پاگل
جب بھی زلفوں میں کوئی پھول سجاتی ہو گی
وصی شاہ

یہ خدا بن کے رعایت نہیں کرتے ہیں وصی
حُسن والوں کو کبھی قبلہ و کعبہ نہ بنا
وصی شاہ

خوبصورت اور معیاری کتب چھپوانے کیلئے رابطہ کریں۔ نصیر چوہان: 0321-4891178

Rs: 170/-
فون: 0321-4891178